Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol: 1, Issue: 2, July – December 2022, Page No. 18-34

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/115

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/1673

DOI: https://doi.org/10.52461/pjqs.v1i2.1673

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **Imam Nasafi and his Book "Kanz al-Daqayq": Introduction and Methododology**

Author (s):

Hafiz Ameer Hamza
Ph.D Scholor, Department of Islamic Studies,
Sargodha University, Sargodha, Punjab, Pakistan
Email: aunhamza@gmail.com

Dr. Hafiz Jamshed Akhtar
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: hjakhtar@gudgk.edu.pk

Received on: 25 November, 2022
Accepted on: 20 December, 2022
Published on: 31 December, 2022

Citation: Akhtar, Dr Jamshed, and Ameer Hamza. 2022. “Imam Nasafi and His Book ‘Kanz Al-Daqayq’: Introduction and Methododology”. *Pakistan Journal of Qur’ānic Studies* 1 (2):18-34. https://doi.org/10.52461/pjqs.v1i2.1673.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

امام نسفیؒ اور ان کی کتاب "کنزالدقائق": تعارف و منہج

Imam Nasafi and his Book "Kanz al-Daqayq": Introduction and Methodology

Hafiz Ameer Hamza
Ph.D Scholor, Department of Islamic Studies,
Sargodha University, Sargodha, Punjab, Pakistan
Email: aunhamza@gmail.com

Dr. Hafiz Jamshed Akhtar
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: hjakhtar@gudgk.edu.pk

Abstract
Imam Nasafi was a famous jurist and religious scholar from the province of Iran. The famous Hanafi scholar Imam Nasafi was born in Khuzestan around 610 AH and died in 710 AH. He wrote several scholarly books and especially Kunz-ud-Daqeyq gained fame in textual jurisprudence. In this article, the biography of Imam Nasafi and his famous text on jurisprudence, method of the Kunz al-Daqayq, will be discussed. In his book, Allama Nasfi has derived all the problems from Imam Muhammad's "Al-Jaami al-Saghir", "Al-Jaami al-Kabir" and "Ziyadat". But the excellence and eloquence of the word has been maintained. In this book, there is a collection of about 40,000 jurisprudential problems.
Keywords: Imam Nasafi, Religious Scholar, Kunz-ud-Daqeyq, Jurisprudence, Iran.

تعارف

حنفی المسلک مشہور مذہبی سکالر علامہ نسفیؒ جن کا اصل نام عبد اللہ ہے، آپؒ ایران کے صوبہ خوزستان کے ایک گاوں میں تقریبا 610ھ کو پیدا ہوئے تاہم اپنے علاقہ سے ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جنوبی ازبکستان کے مشہور شہر نسف کے علماء سے اعلی تعلیم حاصل کی جس کی بناء پر آپ کی شہرت نسفی سے ہے، آپؒ نے کئی ایک علمی کتابوں کا ورثہ چھوڑا جس میں سب حنفی فقہ کے متن کے طور پر ساتوں صدی ہجری میں شہرت پانے والی مشہور کتاب "کنزالدقائق" آپؒ کا ایک اہم علمی کارنامہ تھا، زیر بحث مضمون میں امام موصوفؒ کی مختصر سوانح حیات اور ان کی مذکورہ کتاب کے اسلوب و منہج کو متعارف کروایا جائے گا۔ اس کتاب میں علامہ نسفیؒ نے اپنے زمانہ کے مشہور کم و بیش چالیس ہزار کے قریب مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔

نام ونسب

آپ کا نام ابوالبرکات، حافظ الدین، عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی ہے۔[1] آپ کا شمار ساتویں صدی ہجری کے نامور علماء اور فقہاء میں ہوتا ہے، فقہ، اصول فقہ اور تفسیر کے یگانہ روز گار امام تھے۔ آپ ''اِیذَج'' نامی قصبے (موجودہ:''ایذہ'')میں پیدا ہوئے جو ایران کے صوبہ خوزستان میں واقع ہے۔ اس علاقے میں بہت سے نامور علماء پیدا ہوئے ہیں، جنہوں نے علوم وفنون کی ترقی میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔

ڈاکٹر سائد بکداش حفظہ اللہ[2] ''کنز الدقائق'' کے مقدمہ میں آپ کے سن ولادت کا تخمینہ آپ کے استاد شمس الائمہ محمد بن عبد الستار الکردری رحمۃ اللہ علیہ کی سن وفات سے لگا کر آپ کا سن ولادت (610ھ) یا اس کے آس پاس کے زمانہ کو قرار دیتے ہیں۔

آپ نے زیادہ تر علوم وفنون علمائے نسف سے حاصل کئے ہیں، اسی وجہ سے آپ کو ''نسفی '' کہا جاتا ہے۔ نسف ایک بہت بڑے شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر میں واقع ہے۔ موجودہ دور میں ''نسف'' کا نام ''قرشی'' ہے جو جنوبی ازبکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''نسفی'' علمائے ''نسف'' سے علم حاصل کرنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس دور میں اس علاقے کے علماء کا کیا مقام مرتبہ ہو گا، جس سے علاقہ کو پوری دنیا میں شہرت حاصل ہو گئی۔

---

[1] ابن حجر شہاب الدین احمد بن علی القطلانی، **الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ** (الہند: دائرۃ المعارف العثمانیہ)، 2 : 267۔

[2] ا، د، سائد بکداش، **مقدمہ کنزالدقائق** (لبنان: بیروت، دار البشائر الاسلامیہ، 2011)، 13۔

علامہ نسفی ﷫ کی پرورش علمی اور دینی ماحول میں ہوئی، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے" ایذج"میں حاصل کی[3]۔ فقہ، اصول فقہ اور دیگر علوم وفنون کے حصول کے لیے آپ نے دوسرے شہروں کی طرف سفر کیا۔ اس زمانے میں "ماوراء النہر" علوم وفنون کی درسگاہوں کی وجہ سے مشہور تھا۔ آپ نے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے ماوراء النہر کی مشہور علمی درسگاہوں(سمر قند، بخارا اور نسف)کا رخ کیا اور وہاں اپنے زمانے کے جید علماء وفقہاء سے بھرپور استفادہ کیا، حتیٰ کہ علوم وفنون میں مہارت اور رسوخ حاصل کر لیا۔ تفقہ فی الدین اور کمال علم وفضل نے آپ کو ہم عصروں میں نمایاں مقام تک پہنچا دیا اور عوام وخواص میں مقبول ہو گئے۔

آپ نے بہت سے علماء ومشائخ سے فیض حاصل کیا۔ جن میں سے آپ کے تین اساتذہ زیادہ معروف ہیں۔ اکثر مؤرخین نے صرف ان ہی حضرات کا تذکرہ کیا ہے۔

(۱): شمس الائمۃ، محمد بن عبد الستار الکردری ﷫[4]۔ آپ ایک مشہور حنفی فقیہ تھے۔ آپ کی ولادت(559ھ) بخارا میں ہوئی اور (642ھ) میں وفات پائی۔ آپ کافی علوم میں ماہر تھے، آپ نے متعدد تصانیف کیں۔ علم کلام میں آپ نے" الحق المبين في إدحاض شبه المبطلين"نام سے کتاب تالیف کی۔ اس میں ان لوگوں کا تفصیلی رد موجود ہے جو قرآن وسنت کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے امام ابو حنیفہ ﷫ کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب"مناقب امام اعظم "بھی تالیف فرمائی۔

(۲): بدرالدین، محمد بن محمود عبد الکریم الکردری ﷫۔ آپ خواہر زادہ کے نام سے مشہور تھے آپ شمس الائمہ ﷫ کے رشتہ دار اور شاگرد تھے۔ آپ نے 551ھ میں وفات پائی۔

(۳):حمید الدین، علی بن محمد الرامشی، بخاری ﷫۔ آپ نجم العلماء کے نام سے معروف تھے۔ آپ بھی شمس الائمہ ﷫ کے شاگرد اور اپنے دور کے مشہور حنفی عالم تھے۔ آپ کی تالیفات میں سے" شرح اصول بزدوی "اور "شرح الفقه النافع"معروف ومقبول ہیں۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ علامہ نسفی ﷫ نے پڑھایا۔

اکثر مؤرخین نے ان ہی تین اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اہل علم ہوں گے، جن سے آپ ﷫ نے استفادہ کیا ہو گا، لیکن ان حضرات کے حالات زندگی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ان تذکرہ پردہ خفا میں چلا گیا۔ آپ نے جس طرح جید علماء

---

[3] ابن تغری یوسف بن تغری بردی، **المنهل الصافي والمستوفى بعد الوافي**(القاہرۃ: الهيئة المصرية العامة للكتب 1993ء)، 7 : 71۔

[4] عبد القادر بن محمد نصر اللہ القرشی، **الجواهر المضية في طبقات الحنفية**(کراچی: میر محمد کتب خانہ)، 2 :82 ۔

سے کسب فیض کیا۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کرنے والوں نے تاریخ میں گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ جن میں سے کچھ مشہور اہل علم کا ذیل میں ذکر کیا جائے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے وقت کے بہت سے اہل علم نے فیض حاصل کیا۔[5] جن میں سے چند مشہور حضرات کے نام درج ذیل ہیں:

(۱): حسام الدین، حسن بن علی الصغناقی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے "النہایہ" کے نام سے فقہ کی مشہور کتاب "الھدایہ" کی شرح تحریر فرمائی۔ آپ کی وفات (711ھ) میں ہوئی۔

(۲): مظفر الدین، ابن الساعاتی احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ[6]۔ آپ (651ھ) میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات (694ھ) میں ہوئی۔ آپ کی مشہور تصانیف میں "مجمع البحرین" اور اصول فقہ میں "البدیع "ہیں۔

(۳): عبد العزیز بن احمد البخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ شمس الائمۃ الکردری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی شاگرد ہیں۔ آپ کی وفات (730ھ) میں ہوئی۔

آپ کے تلامذہ میں سے کچھ مشہور حضرات کا ذکر اہل تاریخ نے کیا ہے، لیکن آپ سے کسب فیض کرنے والوں کی تعداد بلا شبہ ہزاروں میں ہو گی، جیسا کہ آپ کی تالیفات و تصنیفات کی عمدگی و شہرت سے ظاہر ہے۔ آپ کا طبقات فقہاء میں کیا مقام و مرتبہ ہے، اس کو آئندہ آنے والی سطور میں مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔

طبقات فقہاء میں آپ کا مقام

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مقام و مرتبے اور طبقے کے بارے میں دو قسم کے قول ہیں:

قول اول: جمہور فقہاء کے نزدیک آپ کا شمار اصحاب التمیز کے طبقہ میں ہوتا ہے، جیسا کہ متعدد مصادر میں آپ کا تذکرہ اسی طبقہ میں ملتا ہے۔

احمد بن سلیمان بن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ (م940ھ) لکھتے ہیں۔

> "چھٹا طبقہ ان مقلدین کا ہے، جو قوی، اقوی اور ضعیف، ظاہر الروایۃ اور نادر الروایۃ کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہوں، جیسا کہ متون معتبرہ کے مصنفین مثلاً کنز الد قائق کے مصنف، المختار

---

[5] ابن تغری، **المنھل الصافی**، 7 : 73۔

[6] قاسم قطلوبغا، **تاج التراجم**، 95۔

کے مصنف، الوقایہ کے مصنف، المجمع کے مصنف (ان کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے کتابوں میں اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ نقل نہیں کرتے۔"[7]

قول ثانی: بعض فقہاء علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کو مجتہد فی المذہب کے طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ علامہ عبد الحي لكھنوی رحمۃ اللہ علیہ قول ثانی کی تائید میں بعض حضرات کی درج ذیل رائے ذکر کرتے ہیں :

" اور جمہور کے علاوہ دوسرے علماء نے آپ کو مجتہد فی المذہب میں سے شمار کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ طبقہ علامہ نسفی پر ختم ہوا اور آپ کے بعد کوئی مجتہد فی المذہب باقی نہ رہا۔"

علامہ عبد الحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ جمہور علماء کے قول کو ترجیح دیتے ہوئے ان کی تائید میں دو دلائل ذکر کرتے ہیں[8] :

(۱): جمہور علماء کا قول تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور اس قول کے قائلین معروف ہیں جبکہ اس کے برعکس قول ثانی کے قائلین شاذ و نادر اور مجہول ہیں۔

(۲): علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ آپ اصحاب لتمیز میں سے ہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فقہاء میں آپ کا شمار اصحاب التمیز میں ہوتا ہے اور یہی صحیح قول ہے۔ اصحاب التمیز علم فقہ کے ان ماہرین کو کہا جاتا ہے جن میں ضعیف، قوی اور اقوی فقہی روایات کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس خصوصیت کی وجہ سے آپ کی کتاب کو فقہ حنفی میں اہم متن کا درجہ حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیگر علماء اور ہم عصر فقہاء کے نزدیک کیا مقام و مرتبہ تھا ان کو ذیل کی سطور میں پیش کیا جائے گا۔

امام نسفی دیگر ائمہ کی نظر میں

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے متبحر عالم تھے اور فنون میں بھی آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی۔ آپ اپنے دور کے علمی ماحول سے منسلک تھے اور انتہائی اخلاص اور محنت و کوشش سے اپنے دور کے نامور علماء وفقہاء سے علوم و فنون حاصل کئے، حتی کہ متعدد علوم میں مہارت تامہ حاصل کی ۔ خاص طور پر فقہ اور اصول فقہ میں آپ کو بہت عمق حاصل ہوا۔ جس کی وجہ سے آپ علماء وفقہاء میں معروف و مقبول ہو گئے۔

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں چند ماہرین علوم وفنون کی آراء کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

---

[7] ابن کمال احمد بن سلیمان، **رسالہ فی طبقات الفقہاء** (جاپان: ٹوکیو، معہد الثقافۃ والدراسات الشرقیۃ) مخطوطہ۔

[8] ابو الحسنات عبد الحیٔ لکھنوی،، **الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ** (مصر: دار السعادۃ، 1324ھ) ،1 : 110۔

(ا): تقی الدین بن عبد القادر التمیمی الداری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"آپ علماء متاخرین میں سے ایک زاہد اور عالم باعمل انسان تھے، جس نے فقہ اور اصول فقہ میں گراں قدر تصانیف تحریر کی ہیں۔"[9]

محمد ابو الفضل احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وہ ایک کامل مقتداء تھے، آپ کو علوم میں بہت گہرائی حاصل تھی، فقہ اور اصول فقہ میں چوٹی کا مقام حاصل تھا، احادیث اور ان کی تطبیق میں سب سے زیادہ ماہر تھے۔ آپ کامل مقتداء، مصنف اور دقیق النظر تھے۔"[10]

عبد اللہ مصطفی المراغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"علامہ نسفی ایک حنفی فقیہ، اصولی، مفسر اور محدث تھے اور علم الکلام میں بہت ماہر تھے۔ آپ اس دور کے بہت بڑے زاہد کامل، مقتداء اور عدیم النظیر انسان تھے۔"[11]

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ علماء کے اصول اجتہاد اور استخراج کو اچھی طرح جاننے والے تھے اور بہت بڑے محدث تھے۔"[12]

درج بالا اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علماء کے درمیان اعلی مقام حاصل تھا۔ ہم عصر علماء کا تعریفی کلمات سے یاد کرنا، یہ انسان کی حسن سیرت کی دلیل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے انہی خصائل و عادات کی وجہ سے اپنے دور میں معروف و مقبول ہوئے اور آپ کے اخلاص و تقوی ہی کی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ کی تصانیف کو قبولیت تامہ عطا فرمائی۔

وفات

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی طلب علم کے لیے اسفار، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں صرف کی اور آخر کار اس

---

[9] تقی الدین، **الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ**، 4 : 101۔

[10] تقی الدین، **الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ**، 4 : 108۔

[11] عبد الحیٔ لکھنوی، **الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیہ**، 1 : 101۔

[12] ابن حجر، **الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنۃ**، 2 : 245۔

جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی تاریخ وفات کے حوالے سے اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے جمعہ کی رات، ربیع الاول کے مہینے میں وفات پائی لیکن سال کے تعیین کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور مورخین فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات(710ھ) کو ہوئی جبکہ بعض کی رائے کی مطابق آپ کا سن وفات(701ھ) ہے۔ لیکن درج ذیل قرائن کی وجہ سے پہلی بات زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے کہ آپ(710ھ) کو فوت ہو گئے ہیں۔[13]

(ا): مصادر سے معلوم ہو تا ہے کہ(710ھ) کو آپ نے بغداد کا سفر کیا اس سے معلوم ہو تا ہے کہ آپ(710ھ) میں حیات تھے۔[14]

(۲): مصادر میں(710ھ) کا ذکر حروف کیساتھ ہے اور(701ھ) کا ذکر ہندسوں میں ہے۔ تو یہ عین ممکن ہے کہ ہندسوں میں ردوبدل آ گیا ہو۔ اور 710 کی جگہ 701 لکھا گیا ہو اور اس کے برعکس حروف میں تبدیلی ممکن نہیں ہے جس سے معلوم ہو تا ہے کہ آپ(710ھ) کو جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

تصانیف و شروحات

سلطنت عباسیہ کے سقوط کے بعد ہلاکو خان نے مسلمانوں کے علمی ذخیرے کو تباہ و برباد کر دیا تو اس دور کے علماء نے یہ ضرورت محسوس کی کہ اگر علوم وفنون کے احیاء کے لئے دوبارہ کوششیں نہ کی گئیں تو آئندہ آنے والی نسلیں ان علوم وفنون سے محروم ہو جائیں گی۔ اس سوچ و فکر نے علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کو دوبارہ احیاء علوم وفنون پر آمادہ کر دیا اور آپ نے ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں صرف کر دی۔ کافی محنت کے بعد آپ نے مختلف قسم کے علوم وفنون میں گراں قدر تصانیف مرتب کیں۔ آپ نے اپنی تصنیف و تالیف میں یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ سب سے پہلے کسی فن میں مختصر انداز میں تصنیف کرتے تھے اس کے بعد اگر فرصت ملتی تو اس کی مزید وضاحت کے لئے اس کی شرح لکھتے۔ آپ نے مندرجہ ذیل تصانیف اور شروحات تحریر کی ہیں:

(ا): تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل

مدارک التنزیل وحقائق التاویل تفسیر نسفی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ اس میں گمراہ فرقوں کی بھرپور تردید کی گئی ہے۔ تفسیر ابن کثیر کی طرح اسرائیلیات سے بالکل پاک ہے۔ برصغیر کے اکثر مدارس میں داخل نصاب رہی ہے۔

---

[13] ابن قطلوبغا، **تاج التراجم**، 1 : 215 ۔

[14] تقی الدین، **الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیہ**، 4 : 155 ۔

یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک مختصر اور جامع تفسیر ہے جو عوام وخواص میں معروف ومقبول ہے۔

(۲):عمد ة العقائد

عمدۃ العقائد میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے علم الکلام پر مشتمل اہم قواعد سے بحث کی ہے۔[15] اس کتاب میں آپ نے اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں اہل سنت والجماعت کے صحیح عقائد کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ صفات باری تعالی میں جن فرق باطلہ نے افراط و تفریط سے کام لیا ہے، ان کا بھرپور رد فرمایا ہے۔ اللہ تعالی کی صفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات، نبوت کی خصوصیات، قضاء وقدر کے متعلق مباحث، آخرت کے متعلق بنیادی عقائد کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے متعلق یہ ایک انتہائی جامع اور عمدہ تالیف ہے۔

(۳):الاعتماد فی الاعتقاد

"عمدة العقائد" میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے علم الکلام کے قواعد مختصر طور پر ذکر کیے تھے اور ان کی مزید وضاحت اور تفصیل "الاعتماد" میں کی ہے[16]۔ گویا "الاعتماد" "عمدة العقائد" کی شرح ہے۔ آپ کے علاوہ بھی بہت سے علماء نے اسکی شروحات تحریر کی ہیں۔ ان میں علامہ جمال الدین قونوی (م770ھ) کی "الزبدة فی شرح العمدة" اور اکمل الدین البابرتی (م786ھ) کی "شرح عمدة العقائد" معروف ومشہور ہیں۔

(۴):المنار فی اصول الدین

"المنار فی اصول الدین"[17] یہ کتاب عقائد کے متعلق ہے، اس کے علاوہ المنار کے نام سے ان کی ایک اور تصنیف، اصول فقہ میں بھی ہے۔

(۵): الوافی فی الفروع

اس کتاب میں مسائل فروعیہ ہیں۔ احناف علماء کے نزدیک ایک معتبر کتاب ہے جس میں جامع صغیر، جامع کبیر اور زیادات کے مسائل مذکور ہیں۔

صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں :

---

[15] تاج التراجم، 1 : 175۔

[16] حاجی خلیفہ مصطفی بن عبد اللہ کاتب جلبی، **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون** (بیروت: لبنان، دار احیاء التراث العربی، 1941ء)، 1 : 11 ۔

[17] تقی الدین، **الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ**، 4 : 154-155۔

"علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایہ کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا تو تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے ہم عصر اور اکابر علماء میں سے تھے۔ انھوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ ہدایۃ کی شرح لکھنا آپ کی شان کے لائق نہیں آپ کو چاہیے کہ آپ ہدایہ کی طرز پر ایک اور کتاب تصنیف کریں۔ تو آپ نے "ہدایہ" کی شرح لکھنے کا ارادہ ترک کر لیا اور "ہدایہ" کے اسلوب پر ایک اور کتاب تصنیف کی جس کا نام آپ نے "**الوافی**" رکھا۔ "[18]

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الھدایة" کی شرح لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن آپ کے ہم عصر عالم تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو "الھدایة "کے طرز پر ایک نئی تالیف لکھنے کا مشورہ دیا۔ تو آپ نے "الوافی "کے نام سے ایک عمدہ کتاب تالیف فرمائی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں دار الرسالۃ العالمیہ بیروت سے طبع شدہ ہے۔

(۷): الکافی فی شرح الوافی

"الکافی" یہ مؤلف کی اپنی کتاب "الوافی" کی شرح ہے جیسا کہ آپ نے خود "الوافی" میں ذکر کیا ہے کہ اگر زندگی نے میر اساتھ دیا تو اس کی شرح "الکافی" کے نام سے مرتب کروں گا، پھر آپ نے شرح لکھی اور اس کا نام" الکافی "رکھا۔ یہ کتاب اب مخطوطہ کی شکل میں ہے، البتہ "الوافی "کے محقق ڈاکٹر محمد نزار تمیم نے جن کی تحقیق سے یہ کتاب دار الرسالۃ العالمیہ بیروت سے شائع ہوئی ہے نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور حواشی میں اس کے اہم نکات کو بیان کر دیا ہے۔

(۸):کنز الدقائق

اس کتاب میں فقہاء احناف کے متسنبط شدہ مسائل فروعات ہیں، اس کتاب میں فروعی اور مفتی بہ مسائل اختصار کے انداز میں مرتب کئے گئے ہیں۔ اس کا تفصیلی تعارف آگے بیان کیا جائے گا۔

(۹):المستصفی

یہ ابو حفص محمد بن احمد النسفی رحمۃ اللہ علیہ (م537ھ) کی کتاب" **منظومة الخلاف** "کی شرح ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے فقہ حنفی کے دیگر مذاہب کے ساتھ اختلافی مسائل کو منظوم کلام میں پیش کیا تھا۔ جس کی آپ نے بہت آسان زبان میں تین جلدوں میں شرح کی ہے۔ کتاب کی تمام پیچیدگیوں کو آپ نے تفصیل کے ساتھ حل کر دیا ہے۔

---

[18] حاجی خلیفہ، **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون**، 2 : 199۔

(۱۰): المصفی

یہ تالیف " **المستصفی** " کتاب کی تلخیص ہے۔ آپ نے "منظومة الخلاف " کی شرح لکھنے کے بعد اپنی شرح "الوافی"کی تلخیص "المصفی" کے نام سے تحریر کر دی، جس میں "**الوافی** "کی تفصیلی مباحث کو مختصر انداز کے ساتھ پیش فرمادیا۔

(۱۱): شرح المنتخب فی اصول المذہب

"**المنتخب في اصول المذهب**" [19]حسام الدین محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ (م644ھ) کی تصنیف ہے ۔ یہ کتاب درس نظامی میں"المنتخب الحسامی" کے نام سے شامل نصاب ہے۔ اصول فقہ کی انتہائی عمدہ کتاب ہے۔ چونکہ یہ ایک مختصر کتاب تھی اس لیے آپ نے اس کی شرح"**شرح المنتخب فی اصول المذہب** "کے نام سے لکھی ہے۔

(۱۲):منار الانوار

یہ اصول فقہ کی مشہور کتاب ہے جو جامع اور مختصر متن پر مشتمل ہے۔ یہ ہر دور میں مقبول اور علماء کے درمیان متداول رہی، اس کتاب کی کافی تعداد میں شروحات لکھی گئی ہیں۔ جیسا کہ کشف الفنون میں مذکور ہیں:

> "منارالانوار کی شرح ابوالفضل دہلوی (م891ھ) نے لکھی جس کا نام" افاضة الانوار فی اضاءة اصول المنار" رکھا گیا۔ اس کے علاوہ "قدس الاسرار في اختصارالمنار "اور "تبصرة الاسرار في شرح المنار" کے نام سے شروحات لکھی گئیں۔" [20]

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کے ساتھ اصول فقہ میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، جس کا بین ثبوت آپ کی اصول فقہ پر مشہور و معروف تالیف "منار الانوار "ہے۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے۔ انتہائی عمدہ انداز میں آپ نے اصول فقہ کو ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

(۱۳): فضائل اعمال

---

[19] ابن قطلوبغا، **تاج التراجم**، 1 : 150۔

[20] حاجی خلیفہ، **کشف الظنون**، 2 : 1823۔

اس کتاب میں عبادات کے فضائل کا تذکرہ ہے جیسا کہ نام سے واضح ہے۔[21] اعلام وتراجم میں اس کتاب کا ذکر ملتا ہے۔ جیسا کہ حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب میں اس کا تذکرہ کیا ہے، لیکن مطبوعہ یا مخطوطہ کی شکل میں تلاش کے باوجود مقالہ نگار کو دستیاب نہ ہو سکی۔

کنز الدقائق کا تعارف:

فقہ حنفی میں جن متون کو معتبر سمجھا جاتا ہے، ان میں ایک "كنز الدقائق" بھی ہے۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عرق ریزی سے اس کتاب کو تحریر فرمایا ہے۔ بہت سے طویل اور پیچیدہ مسائل کو صرف چند جملوں میں قید کر دیا ہے۔ اس کتاب کی تعریف وتوصیف میں چند علماء وفقہاء کے اقوال درج ذیل ہیں:

علامہ عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (م743ھ) "تبيين الحقائق" کے مقدمہ میں اس کتاب کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> "فإني لما رأيت هذا المختصر المسمى بكنز الدقائق أحسن مختصر في الفقه حاويا ما يحتاج إليه من الواقعات مع لطافة حجمه لاختصار نظمه"[22]
>
> "جب میں نے اس مختصر (کتاب) کو دیکھا جس کا نام "کنز الدقائق" ہے، فقہ میں بہت مختصر اور عمدہ (کتاب) ہے، ان تمام مسائل پر مشتمل ہے جس کا (ایک فقیہ) ضرورت مند ہوتا ہے، باوجود یہ کہ حجم کے اعتبار سے مختصر اور عبارت کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔"

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (م855ھ) "رمز الحقائق" میں اس کتاب کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں[23]:

> "اس کتاب کا نام "کنز" اس لیے رکھا گیا کہ اس میں ان تمام مسائل کا ذخیرہ موجود ہے جو سلف صالحین نے جمع کیے تھے۔ کیونکہ "کنز" اس چیز کا نام ہے جس میں انسان سونے اور چاندی جیسی قیمتی اشیاء چھپا کر رکھتا ہے۔ نیز اس کتاب کے نام میں "الدقائق" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں انتہائی اختصار کے انداز میں بات کی گئی ہے، اگر مصنف کلام کو وضاحت سے بیان کرتے تو اس

---

[21] حاجی خلیفہ، **کشف الظنون**، 2 : 1828۔

[22] عثمان بن علی بن محجن البارعی زیلعی، **الحنفی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق** (القاہرہ: بولاق، المطبعۃ الکبری الامیریہ، 1313ھ)، 1 : 2۔

[23] بدر الدین محمود بن احمد بن موسی العینی، **رمز الحقائق شرح کنز الدقائق** (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ 1995ء)، 5۔

سے دس گنا بڑی ضخیم کتاب تیار ہو جاتی۔"

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ (م 970ھ) اپنی شرح "البحر الرائق" کے مقدمہ میں "کنز الدقائق" کی تحسین میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

"وإن كنز الدقائق للإمام حافظ الدين النسفي أحسن مختصر صنف في فقه الأئمة الحنفية"[24]

"یقیناً کنز الدقائق، امام حافظ الدین نسفی کی تالیف فقہ حنفی میں سب سے عمدہ اور مختصر تالیف ہے"

علامہ عثمان زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جو مصنف کے ہم عصر بھی ہیں، انہوں نے اس کتاب کی نہ صرف عمدگی اور جامعیت کو بیان کیا، بلکہ اس کی اولین شرح لکھ کر اس کتاب کی عمدگی پر عملی ثبوت بھی فراہم کر دیا۔ اسی طرح شارح بخاری علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کتاب کی توصیف کرنا اور اس کی شرح تحریر کرنا بھی اس کتاب کے لیے ایک اعزاز سے کم نہیں ہے۔ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ (م 1252ھ)[25] نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ "کنز الدقائق" فقہ حنفی کے مسائل نقل کرنے میں اس کا شمار متون معتبرہ میں ہوتا ہے۔ علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1341ھ) فرماتے ہیں[26]، متاخرین علماء جن کتب کو معتبر قرار دیتے ہیں، ان میں "مختصر القدوری"، "المختار" اور "کنز الدقائق" ہیں، کیونکہ ان میں وہی مسائل درج کیے گئے ہیں جو قابل اعتبار ہیں۔ ذیل میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنی کتاب میں منہج واسلوب کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

کنز الدقائق میں علامہ نسفی کا منہج واسلوب

علامہ نسفی کا اپنی کتاب میں منہج واسلوب درج ذیل ہے:

(ا): آپ نے اپنی کتاب میں تمام مسائل امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (م 189ھ) کی "الجامع الصغیر"، "الجامع الکبیر" اور زیادات سے اخذ کیے ہیں۔ نیز بعض مقامات پر "مختصر القدوری" اور "المنظومة النسفية" سے بھی مسائل جمع کیے ہیں۔

---

[24] زین الدین بن ابراہیم بن محمد ابن نجیم، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق** (لبنان: بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اولی، 1997ء)، 1 : 2۔

[25] محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ابن عابدین الدمشقی الحنفی، **رد المحتار علی الدر المختار** (لبنان: بیروت، دار الفکر، طبع ثانی، 1966ء)، 1 : 77۔

[26] عبد الحئی لکھنوی، **النافع الکبیر شرح الجامع الصغیر** (پاکستان، کراچی، ادارۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ، 1990ء)، 14۔

(۲): امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی اختصار کے ساتھ مسائل کو بیان کیا ہے۔ اس کے باوجود کلام کی عمدگی اور فصاحت و بلاغت کی مکمل رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ کہنا بالکل بیجا نہ ہو گا کہ آپ کو جوامع الکلم سے وافر حصہ عطا کیا گیا ہے۔[27]

(۳): علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ میں سب سے پہلے "الوافی" کے نام سے کتاب تالیف کی تھی، جو حجم میں "کنز الدقائق" سے کافی بڑی تھی۔ پھر اس کتاب کا خلاصہ و اختصار "کنز الدقائق" میں پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ طلبہ کے لیے مسائل کو مستحضر رکھنا آسان ہو۔

(۴): اس کتاب میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ہزار مسائل کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ لیکن مسائل کے دلائل کو بیان نہیں کیا، اس کے لیے فن کی بڑی کتب کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔[28]

(۵): مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں صرف پیش آمدہ مسائل کو بیان کیا ہے، نادر الوقوع مسائل کو کتاب میں نہیں لائے ہیں۔

(٦): علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری کتاب میں امام ابو حنیفہ کے ہی اقوال کو بیان کیا ہے۔ صرف دس مسائل ایسے ہیں جن میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول علاوہ دیگر ائمہ احناف کا قول نقل کیا ہے۔

(۷): علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ کے اختلافات کے بیان کے لیے مختلف الفاظ کو بطور اشارہ کے استعمال فرماتے ہیں۔ جیسے لفظ "کاف" سے مراد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہیں، لفظ "سین" سے مراد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں، لفظ "میم" سے مراد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں، لفظ "زا" سے مراد امام زفر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(۸): علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ میں اختلافی اقوال کو نقل کرنے اور مختلف اقسام کو بیان کرنے کے لیے بھی رموز و اشارات کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلا: ناپاک آدمی اگر کنویں میں گر جائے، تو پانی کی نجاست اور طہارت کے بارے میں ائمہ کا اختلاف اس طرح نقل کیا ہے: "ومسألة البئر جحط"[29]۔ یہاں "جیم" سے مراد نجس ہے۔ اس سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف اشارہ ہے کہ پانی اور آدمی دونوں ناپاک ہیں۔ "حا" سے مراد "علی حالہ" ہے۔ اس سے مراد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ پانی اور انسان دونوں اپنی حالت پر برقرار ہیں۔ "طا" سے مراد طہارت ہے۔ اس سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بیان کرنا مطلوب ہے کہ پانی اور انسان دونوں پاک ہیں۔

---

[27] ا، د، سائد بکداش، **مقدمۃ الکنز الدقائق**، 51۔

[28] ابو البرکات، عبد اللہ بن احمد النسفی، **کنز الدقائق** (لبنان، بیروت، دار البشائر الاسلامیہ، 2011ء)، 137۔

[29] عبد اللہ النسفی، **کنز الدقائق**، 142۔

مندرجہ بالا عبارت میں تفصیل سے علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنی کتاب "کنز الدقائق" میں ان کے منہج و اسلوب کو بیان کیا گیا۔ اب ذیل میں اس کتاب کی شروحات و حواشی کا ذکر کیا جائے گا۔ جس سے اس کتاب کی اہمیت مزید واضح ہو جائے گی۔

کنز الدقائق کی شروحات

اللہ تعالی نے "کنز الدقائق "کو شروع ہی سے قبولیت تامہ عطا فرمائی ہے۔ایسی مقبولیت کم ہی کتابوں کے حصہ میں آئی ہے۔اسی وجہ سے بہت سے علماء کرام نے اس کتاب کی شروحات اور حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس کتاب کے حواشی اور شروحات کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔ذیل میں اس کی چند اہم شروحات و حواشی کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے:

(۱):تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق:

اس کتاب کے مؤلف کا نام عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ علیہ ہے[30]۔ آپ کا سن وفات (734ھ) ہے۔یہ ایک انتہائی مقبول شرح ہے۔اس میں حل عبارت، مسائل کے دلائل، دیگر ائمہ کے دلائل کے ساتھ تقابل پیش کیا گیا ہے۔یہ کتاب سات جلدوں میں علامہ شلبی رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیہ کے ساتھ مکتبہ امدادیہ ملتان سے شائع ہوئی ہے۔

(۲):فتح اللہ المعین علی شرح الکنز :

یہ شرح ملا مسکین کے نام سے معروف ہے[31]۔اس کے مؤلف معین الدین محمد بن عبد اللہ الھروی رحمۃ اللہ علیہ (م 811ھ) ہیں۔یہ شرح بھی حل الفاظ میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔یہ کتاب پہلے تین جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔اب یہ ایک ہی جلد میں دار الکتب العلمیہ ،بیروت سے 2008ء سے شائع ہوئی ہے۔

(۳):رمز الحقائق شرح کنز الدقائق:

اس کتاب کے مؤلف مشہور حنفی عالم شارح بخاری، صاحب البنایہ فی شرح الہدایہ، علامہ بدر الدین محمد بن احمد العینی رحمۃ اللہ علیہ

---

[30] ابن قطلوبغا۔ **تاج التراجم**،204۔

[31] اسماعیل البابانی، **ھدیۃ العارفین**،2 : 242 ۔

(م855ھ)ہیں۔یہ شرح بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔یہ دو جلدوں میں مطبعة الميمنية قاهره سے شائع ہوئی ہے۔

(۴):البحر الرائق شرح كنز الدقائق:

یہ کتاب زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن ابی بکر المصری رحمۃ اللہ علیہ (م970)کی تالیف ہے۔مؤلف نے "باب الاجارة الفاسدة"تک شرح لکھی تھی، آپ دنیا سے رخصت ہو گئے، آپ کے بعد علامہ محمد بن حسين بن علي الطوري الحنفي القادري رحمۃ اللہ علیہ (م1138ھ)نے اس کا تکملہ تحریر کیا۔یہ کتاب آٹھ جلدوں میں دار الکتب العلمیہ نے بیروت، لبنان سے شائع کی۔

(۵):النهر الفائق بشرح كنز الدقائق

یہ"البحر الرائق "کے مؤلف کے برادر عزیز اور شاگرد رشید ابن نجیم عمر بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (م1005 ھ)کی تالیف ہے۔ علامہ ابن عابدین[32] رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو محقق فاضل قرار دیا ہے۔"البحر الرائق" کے بعد اس کتاب کی یہ سب سے عمدہ شرح ہے۔

(٦):توفيق الرحمن بشرح كنز الدقائق :

یہ مصطفی بن محمد الطائی رحمۃ اللہ علیہ (م1192ھ)کی تالیف ہے[33]۔یہ دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے۔اس کتاب میں بھی بڑے عمدہ انداز کے ساتھ کتاب کی مختصر انداز میں تشریح کی گئی ہے۔

(٧):كنوز الحقائق حاشيه على كنز الدقائق :

یہ مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی محمد احسن صدیقی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔یہ شرح ایک جلد میں لاہور سے 1342ھ میں شائع ہوئی۔

(٨):كشف الحقائق شرح كنز الدقائق :

یہ شرح شیخ عبد الحکیم افغانی قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔یہ شرح دو جلدوں میں ادارہ دار القرآن کراچی سے 1318ھ میں شائع ہوئی ہے۔

خلاصہ بحث:

---

[32] ابن عابدین، **ردالمحتار على الدر المختار**، 1 : 229 ۔

[33] مؤسسۃ آل بیت، **الفهرس الشامل للتراث العربي الاسلامي المخطوط** (اردن: عمان، موسسۃ آل بیت، 1420ھ)، 2 : 948 ۔

"كنز الدقائق" فقہ حنفی کا ایک اہم متن ہے۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے تحریر فرمایا ہے۔ بہت سے طویل اور پیچیدہ مسائل کو صرف چند جملوں میں قید کر دیا ہے۔ علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبد الحئ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کتاب کو متون معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تمام مسائل امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی "الجامع الصغير"، "الجامع الكبير" اور "زيادات" سے اخذ کیے ہیں۔ امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لیکن کلام کی عمدگی اور فصاحت و بلاغت کو برقرار رکھا ہے۔ اس کتاب میں تقریباً چالیس ہزار کے قریب فقہی مسائل کا ذخیرہ موجود ہے۔ امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اقوال کو بیان کیا ہے۔ صرف دس مسائل ایسے ہیں جن میں دیگر ائمہ کے اقوال کو نقل کیا گیا ہے۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں صرف پیش آمدہ مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں نادر الوقوع مسائل کو بیان کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ کے اختلاف کو بیان کرنے کے لیے رموز و اشارات کا استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اول دن سے ہی قبولیت تامہ عطا فرمائی۔ بہت سے علماء و فقہاء نے اس اس کتاب کی شروحات اور حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کی "تبيين الحقائق"، ملا مسکین رحمۃ اللہ علیہ کی "فتح الله المعين شرح ملا مسكين"، علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی "رمز الحقائق شرح الكنز الدقائق" اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کی "البحر الرائق شرح كنز الدقائق" مشہور و معروف ہیں۔